سوال

(43) انگلینڈ کے مسلمانوں کا دوسرے ممالک میں اپنی قربانی کروانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ای میل کے ذریعے سے یہ سوال پوچھا گیا ہے کہ آیا انگلینڈ کے مسلمان کسی دوسری ملک میں اپنی قربانی کرواسکتے ہیں یا نہیں؟ یہ سوال اس لیے بھی اٹھایا گیا ہے کہ حال ہی میں میڈیا پر ایک صاحب نے ایسی قربانی کو ناجائز ٹھہرایا ہے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

عرض ہے کہ اس بات میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ ہر گھر پر ایک قربانی واجب (اور بعض فقہاء کے نزدیک سنت موکدہ) ہے اور یہ کہ نبی ﷺ نے اپنے ہاتھ سے قربانی کے جانور ذبح کیے جیسا کہ جابر بن عبداللہ ؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے۔

وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز عید پڑھی۔ آپ نے خطبہ ختم کرنے کے بعد اپنے ہاتھ سے ایک مینڈھا ذبح کیا اور الفاظ کہے:

«بسم اللہ واللہ اکبر، ہذا عنی و عمن لم یضح من امتی»

اس بات میں بھی اختلاف نہیں کہ قربانی کرنے کے لیے کسی کو اپنا نائب بنایا جا سکتا ہے۔ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر تریسٹھ اونٹ اپنے ہاتھ سے ذبح کیے اور باقی 37 اونٹوں کو ذبح کرنے کے لیے حضرت علی کو ہدایت کی۔

اور بروایت امام مالک اور بخاری، حضرت عائشہ ؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

یہ بھی حجۃ الوداع کا موقع تھا۔ وہ کہتی ہیں: قربانی والے دن ہمارے پاس گائے کا گوشت لایا گیا۔ میں نے پوچھا: یہ کیسا گوشت ہے تو لوگوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی ہے۔

ابن قدامہ ''المغنی،، میں لکھتے ہیں:

مسئلہ: مستحب یہی ہے کہ مسلمان ذبح کرے، اگر اپنے ہاتھ سے ذبح کرے تو افضل ہے کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ذبح کیا تھا اور اس لیے بھی کہ آپ کا یہ فعل تقرب انہی

کے لیے تھا کہ جس کا خود کرنا کسی کو نائب بنانے سے اولیٰ ہے۔ لیکن اگر کسی کو نائب مقرر کر دیے تب بھی جائز ہوگا کیونکہ نبی ﷺ نے تریسٹھ اونٹ ذبح کرنے کے بعد باقی کے لیے نائب مقرر کر دیا تھا۔ اور اس بات میں کوئی اختلاف نہیں ہے کہ حضرت ابن عباس کی طویل حدیث کے مطابق آدمی کا ذبیحہ کے وقت حاضر رہنا مستحب ہے۔ فرمایا: جب تم ذبح کرو تو حاضر رہو کیونکہ ذبیحہ کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ تمہاری مغفرت ہو جائے گی۔

نبی اکرم ﷺ سے روایت کی گئی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت فاطمہ سے کہا: اپنی قربانی کے موقع پر حاضر رہو۔ اس کے خون کے پہلے قطرے کے ساتھ تمہارے مغفرت کی جائے گی۔ (المغنی 21: 495-496)

شیخ ابو بکر جابر الجزائری اپنی کتاب ''منہاج المسلم،، میں لکھتے ہیں:

''مستحب تو یہی ہے کہ ذبح خود کرے۔ اگر ذبح کرنے کے لیے دوسرے کو اپنا نائب بنا دے تو اس میں کوئی حرج نہیں اور نہ اس بارے میں علماء میں کوئی اختلاف ہی ہے۔،،

ڈاکٹر حسام الدین عفانہ پروفیسر القدس یونیورسٹی (فلسطین) اپنی کتاب ''یسالونک،، میں لکھتے ہیں:

''اہل علم اس بات پر متفق ہیں کہ قربانی کے ذبح کرنے میں نیابت جائز ہے، اس لیے اگر ایک شخص کسی دوسرے شخص کو قربانی ذبح کرنے اور اس کو گوشت تقسیم کرنے میں نائب بناتا ہے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔ بہتر یہی ہے کہ قربانی کرنے والا خود قربانی کرے اگر وہ خود ذبح کرنا جانتا ہو اور اگر خود اچھی طرح ذبح نہ کر سکتا ہو تو کسی دوسرے کو اپنا وکیل بنا دے۔،،

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ صراط مستقیم

حج وقربانی کے مسائل، صفحہ: 339

محدث فتویٰ